البقرۃ : 237

وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ

(اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے [صحبت سے پہلے] طلاق دے دو جبکہ تم ان کے لیے مہر مقرر کر چکے ہو تو اس [مہر] کا نصف ادا کرنا ہوگا جو تم نے مقرر کیا ہو)

ایسی عورت جس سے صحبت نہیں ہوئی جبکہ مہر مقرر کیا تھا لیکن طلاق دی تو جتنا مہر مقرر کیا تھا اسکا آدھا مہر دینا ہوگا۔ مہر کو فَرِيْضَةً کہا گیا یعنی جسکو دینا فرض یا واجب ہے۔ جیسے نماز فریضہ ہے۔ اسے ادا کیے بغیر ادا نہیں ہوتی۔ اسی طرح مہر ادا کرنا بھی فریضہ ہے۔ اگر مہر ادا نہ کرے تو ادا نہیں ہوگا۔ اسکی پوچھ ہوگی۔

اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ

(مگر یہ کہ وہ [عورتیں] معاف کر دے)

جیسے عورت کہے کہ ویسے بھی میں اسکے گھر میں بسی ہی نہیں اسلیے مجھے وہ نصف مہر بھی نہیں چاہیے۔ وہ خود معاف کرے تو ٹھیک ہے لیکن کوئی بھی (میکے یا سسرال والے) اسے معاف کرنے نہ کہے۔

اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ

(یا وہ شخص معاف کر سکتا ہے جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے [یعنی شوہر])

چونکہ نکاح کی گرہ لگانا اور کھولنا (طلاق دینا) شوہر کے ہاتھ میں ہے۔ اسلیے یہاں مراد شوہر ہے۔ شوہر کہے کہ میں نے اس سے نکاح کیا تھا اور اس عورت کو نقصان پہنچا۔ وہ مجھ سے منسوب ہوئی تھی۔ اسلیے میں آدھے کے بجائے پورا ہی مہر دیتا ہوں۔

وَ اَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى

(اور تم معاف کر دو تو یہ تقوے کے زیادہ قریب ہے)

ایک تفسیر کے مطابق یہ خطاب شوہر سے ہے۔ آدھا مہر واپس نہ لو بلکہ پورا ہی دے دو۔ حالانکہ عورت کا آدھے مہر کا حق ہے لیکن شوہر اگر پورا ہی دے دے تو یہ تقوے کے زیادہ قریب ہے۔
دوسری تفسیر کے مطابق یہ خطاب شوہر اور بیوی دونوں سے ہیں۔ عورت کہے کہ ویسے بھی شوہر نے مجھ سے کوئی بھی فائدہ نہیں اٹھایا تو مجھے وہ آدھا مہر بھی نہیں چاہیے اور مرد آدھا نہیں بلکہ پورا ہی معاف کر دے۔ عورت کو پورا مہر دے دے۔ یہ دونوں کے لیے بہتر ہے۔ معاف کر دینا تقوی کے زیادہ قریب ہے۔
اسلام ہمیں دینے والا، خیر خواہی کرنے والا بناتا ہے۔ جب رشتہ جڑ رہا ہوتا ہے اس وقت تو خوشی سے کچھ نہ کچھ انسان دیتے رہتا ہے۔ یہ مشکل نہیں ہوتا۔ لیکن جب حالات خراب ہیں، رشتہ ٹوٹ رہا ہے، نفرت یا بدگمانی پیدا ہوگئی اور ایکدوسرے سے دوری ہو رہی ہے تب اللہ ایسے حالات میں بھی دینے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ ہے ہمارے دین کی تعلیم۔ یعنی صرف اُس وقت ہی دینے والے نہ بنو جب تم خوش ہو بلکہ اُس وقت بھی دینے والے بنو جب تم ناخوش ہو، ایکدوسرے سے جدا ہو رہے ہو۔ تمہارا اب ایکدوسرے سے مطلب نہیں رہا۔ ایسا دینا اللہ کی رضا کے لیے دینا ہے۔
ہمارے یہاں تو اسکے برعکس ہی کام کرتے ہیں۔ دینے کے بجائے الٹا مزید عورت سے اسکی چیزیں بھی چھینی جاتی ہے۔ براہ راست اگر نہیں مل رہا ہے تو عدالتوں میں جا کر جھوٹ بول کر اس سے مزید کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ خاص کر خلع والی عورت سے صرف مہر ہی نہیں بلکہ اور بھی کئی چیزیں اسکے پاس سے لیتے ہیں۔
اِسی طرح کبھی کبھار خلع والی عورت الٹا شوہر کے پاس سے ہی کچھ دینے کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر نہ دے تو عدالت کے ذریعے حاصل کرتی ہے۔ اور کبھی کبھار طلاق شدہ عورتیں مرد کی استطاعت سے زیادہ کا مطالبہ کرتی ہے۔ آجکل تو اتنا فتنہ پھیل رہا ہے کہ عورت شادی اس نیت سے کرتی ہے کہ میں ایک یا دو سال بعد طلاق لوں گی پھر زندگی بھر اس مرد سے ہی خرچہ لیتی رہوں گی۔

وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ

(اور تم آپس میں بھلائی اور احسان کا برتاؤ کرنا مت بھولو)

طلاق ہو بھی جائے تو خاندان کے تعلقات خراب نہ ہو۔ ایکدوسرے پر الزام تراشی نہ کرو۔ کبھی کبھار قریبی رشتے داروں (خالہ زاد یا پھوپھی زاد یا چچازاد بھائی بہنوں) کے درمیان یہ مسئلہ پیش آتا ہے۔ اگر بچوں کا رشتہ ٹوٹ بھی گیا تو خون کا رشتہ توڑنا نہیں چاہیے۔ اسی لیے یہاں وَلَا تَنْسَوُا (اور تم سب نہ بھولو) جمع کا صیغہ ہیں۔ یہ بات صرف میاں بیوی ہی نہیں بلکہ دونوں کے خاندانوں کو بھی کہا جا رہا ہے کہ تم سب آپس میں بھلائی اور احسان کا برتاؤ کرنا مت بھولو۔
رشتے ٹوٹنے سے پہلے بھی احسان کا رویہ تھا اور اب رشتہ ٹوٹنے کے بعد بھی احسان کا رویہ ہو۔ جب رشتہ لے کر لڑکی کے گھر گئے تھے تب کتنے بھلے طریقے سے پیش آئے تھے اور اب رشتہ ٹوٹ گیا تو پہلے کئے گئے احسان کو بھول کر دوسرے خاندان والے صرف اور صرف منفی باتیں کرنے لگے! پہلے کئے گئے اپنے احسان اب جتانا شروع کر رہے ہو! اب ایکدوسرے کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے!
کسی کا کیا ہوا احسان نہ بھولو اور آئندہ احسان کرنا بھی نہ بھولو۔ طلاق ہونے کے باوجود بھی خاندانوں کے تعلقات اچھے رہنے چاہیے۔
یہاں الفضل کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حق سے زیادہ دینا۔ یعنی حق تو آدھے مہر کا ہے لیکن اس سے زیادہ یعنی پورا پورا مہر دے دو۔ یہ اِسی طرح ہے جیسے کسی مزدور کی مزدوری کسی نے ۱۰۰ روپے مقرر کی تھی لیکن اسے ۱۵۰ روپے دے دیئے۔ تو یہ ۵۰ روپے فضل ہوگا۔ اِسی طرح کسی بھی معاملات میں فضل کو نہ بھولو۔ اگر کہیں پر جو واجب ہے اس سے زیادہ دے سکتے ہو تو دو۔ دوسرا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فضیلت اللہ نے مردوں کو دی ہے، اس فضیلت کا تم خیال کرو۔ اِسلیے سخاوت کا مظاہرہ کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

(بے شک اللہ اس کو جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے)

بعض اوقات کوئی احسان کرنا چاہتا ہے لیکن دوسرا منہ موڑ لیتا ہے۔ پھر ہوتا یہ ہے کہ انسان سوچتا ہے کہ بس اب میری بہت بے عزتی ہوگئی۔ آج کے بعد میں کوئی بھلائی اسکے ساتھ نہیں کروں گی۔ یاد رہے! اگر کوئی احسان کی قدردانی نہیں کر رہا ہے تو اللہ اسکی قدردانی کر رہا ہے۔ اللہ تمہارے سارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اُس سے کسی کا عمل چھپا ہوا نہیں ہے۔ اور وہ ہر عمل کرنے والے کو اسکے عمل کے مطابق بدلہ دے گا۔